روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 18 فروری 2005ء 8 محرم 1426 ہجری 18 تبلیغ 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 38

اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر واستقامت زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر ومطہر اور سرداران بہشت میں سے ہے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا بیان حضرت مسیح موعود کے قلم سے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545)

سینے سے لگایا

آنحضرت ﷺ ایک دفعہ گھر سے نکلے تو حضرت حسینؓ رستہ میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہؐ تیزی سے لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور دونوں ہاتھ پھیلا کر اسے پکڑنے لگے مگر حسینؓ ادھر ادھر بھاگ جاتے تھے۔ حضورؐ ان کے ساتھ کھیلتے رہے اور پھر انہیں اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا۔

(الادب المفرد باب معانقۃ الصبی)

نئی نسل کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر چہارم پر انیس سال کا عرصہ مکمل ہونے پر دفتر پنجم کے آغاز کا اعلان فرما کر جماعت کی نئی نسل کو عظیم الشان ثواب حاصل کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

''دفتر چہارم کو بھی انیس سال پورے ہو گئے ہیں اس لئے آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہونگے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔'' (الفضل 4 جنوری 2005ء)

اندریں صورت جماعتوں سے درخواست ہے کہ سال رواں کے وعدہ جات میں نئے شامل ہونے والوں کو دفتر پنجم کے الفاظ سے نمایاں کر دیں کوشش فرمائی جائے کہ جو بچے اور جماعت میں نئے شامل ہونے والے احباب اور مستورات جو تا حال تحریک جدید کی مالی قربانی کے نظام میں شمولیت سے محروم ہیں اور خصوصاً واقفین نو بچے ان کو تحریک فرما کر شامل کریں تا وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی مقدس آواز پر تا حد استطاعت دیوانہ وار لبیک کہنے کی سعادت حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ برائے کلاس ششم اردو میڈیم

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کلاس ششم اردو میڈیم میں داخلہ کیلئے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ 2005ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ اردو، انگریزی اور ریاضی کے مضامین میں ہوگا۔ ٹیسٹ پانچویں کلاس کی ٹیکسٹ بک میں سے لیا جائے گا۔ ٹیسٹ مورخہ 14 اپریل 2005ء کو بوقت ساڑھے آٹھ بجے اور انٹرویو مورخہ 5۔اپریل 2005ء کو لیا جائے گا۔ کامیاب طلباء کی لسٹ مورخہ 10۔اپریل 2005ء کو صبح دس بجے لگائی جائے گی۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے دفتر سے حاصل کریں۔

(نوٹ) داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات لف کریں۔

(1) سکول لیونگ سرٹیفیکیٹ (2) برتھ سرٹیفیکیٹ
(3) ایک عدد پاسپورٹ سائز رنگین تصویر

داخلہ فارم پر اندراجات برتھ سرٹیفیکیٹ کے مطابق کریں۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

غزل

''دھوپ بھی روک لی دیوار کو اونچا کر کے'
بڑھ گئی دل کی تپش سائے کو لمبا کر کے

بارش لطف و کرم ہو گی یقیناً اے دوست
دیکھ بادیدۂ نم عرضِ تمنا کر کے

تھا وہ اِک قطرہ جو مظلوم کی آنکھوں سے گرا
کس نے طوفان بنایا اسے دریا کر کے

آپ کی یادوں سے آباد تو تھی ہجر کی شب
اس کو ویران کیا کس نے سویرا کر کے

ان سے مانگا تھا فقط ان کو، یہ مجبوری تھی
کھو دیا ہم نے وقار اپنا تقاضا کر کے

مل ہی جائے گا یہیں چشمۂ حیواں لیکن
اور زخم دل بیتاب کو گہرا کر کے

یہ الگ بات کہ وہ عیسیٰ نفس ہیں لیکن
کوئی دکھلائے مرے غم کا مداوا کر کے

ان کے نقشِ کفِ پا تک بھی پہنچ سکتے ہیں
ہاں مگر عزم کو ہمدوشِ ثریا کر کے

یوں تو ہر ذرہ میں حسن ان کا نمایاں ہو گا
کاش دیکھے کوئی وا دیدۂ بینا کر کے

کس طرح کِھل کے کلی پھول ہوا کرتی ہے
تم دکھاؤ لبِ خاموش کو گویا کر کے

خوں کا اک قطرہ بھی ہے جسم میں باقی جب تک
آنکھ چھوڑے گی اسے گوہرِ یکتا کر کے

حسن خود ہو گا پرستار محبت اک دن
کام دکھلائیں گے ہم یہ بھی انوکھا کر کے

اک عجب دولت تسکین و رضا پائی ہے
جان و دل ہم نے نثارِ شہِ بطحا کر کے

پھر یہ کہنا کہ مرے دل کو کرو آباد
پہلے اندازۂ ویرانیِ صحرا کر کے

آپ کی بزم کی رونق تھا کبھی اس کا وجود
کیا ملا آپ کو محمودؔ کو تنہا کر کے

محمود الحسن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع نواب شاہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ محمد اسماعیل صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 22 جنوری 2005ء کو بعمر 77 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ وفات کے وقت اپنی بیٹی امۃ الحمید صاحبہ زوجہ مکرم ادریس احمد صاحب نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ کے ہاں مقیم تھیں مرحومہ موصیہ تھیں اسی روز بعد نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کو دو سال قبل رمضان میں بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اور بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ سبھی بیٹے بیٹیاں صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ نے شادی سے قبل ہی احمدیت قبول کر لی تھی اور اپنے خاندان میں پہلی احمدی تھیں۔ ان ہی کی دعا اور دعوت الی اللہ سے شادی کے بعد والد صاحب نے بھی احمدیت قبول کر لی تھی۔ میرے وقف کے متعلق والدہ مرحومہ بیان کرتی تھیں کہ بچپن میں خاکسار کو کالی کھانسی کی شدید تکلیف تھی ہر دم میسر علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔ یہ دعا کرتی تھیں کہ اے خدا اگر اس بچہ کو آرام آ جائے تو تیری راہ میں وقف کر دوں گی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول خواب میں ملے اور فرمایا بیٹی پریشان مت ہو بچہ ٹھیک ہو جائے گا۔ فلاں فلاں چیز لے کر دوا بنا اور بچے کو کھلا دے بیدار ہونے پر نسخے کا ایک جزو بھول گئیں چنانچہ اگلی رات پھر حضرت خلیفہ اول خواب میں ملے اور دوبارہ نسخہ بتایا تو اس نسخہ کی وجہ سے آرام آ گیا۔ اس طرح اس وقت سے خاکسار کو اللہ کی راہ میں وقف کیا ہوا تھا۔ والدہ مرحومہ بہت دعا گو، مہمان نواز، خلافت سے عقیدت اور اطاعت کرنے والی، اجلاسات میں شمولیت اور چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ جب تک صحت نے اجازت دی اپنے ماحول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

ولادت

☆مکرم اسداللہ غالب صاحب لائبریرین جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 3 فروری 2005ء کو دو بچوں (بیٹا، بیٹی) کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام تنزیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب کرام سے بچہ کی درازئ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن دفتر الفضل لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم شریف احمد صاحب بھٹی مورخہ 7 فروری 2005ء کو دل کا شدید حملہ ہونے کی وجہ سے اپنے آبائی گاؤں دھیر کے کلاں تحصیل و ضلع گجرات میں 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ بشریٰ خانم صاحبہ کے علاوہ درج ذیل چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اوصاف احمد صاحب، ارم پروین صاحبہ، اشفاق احمد صاحب، راحت پروین صاحبہ، امتیاز احمد صاحب، داؤد احمد صاحب۔ ان کی نماز جنازہ محترم معلم صاحب مقامی جماعت نے پڑھائی اور تدفین کالرہ کلاں میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی محترم مقامی معلم صاحب نے کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں، خداوند کریم میرے بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال آمد لکھتے ہیں۔ مکرم عبدالرحمٰن بیگ صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ کی اہلیہ مکرمہ سیدہ محمودہ صاحبہ بنت سید محمد احمد شاہ صاحب گلے کے کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ شوکت خانم ہسپتال لاہور میں علاج کے بعد اب مزید علاج کیلئے C.M.H راولپنڈی میں داخل ہوئی ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہوں

میری خواہش ہے کہ ایک سال میں کم ازکم 15 ہزار نئی وصایا ہو جائیں اور 2008ء میں جب قیام خلافت پر سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم ازکم پچاس فیصد تو اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔

(سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یکم اگست 2004ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر اختتامی خطاب)

(قسط دوم آخر)

حضرت اقدس مسیح موعود کو اس قدر تڑپ تھی اپنی جماعت کو تقویٰ کے اعلیٰ معیار تک پہنچانے اور عاجزی دکھاتے ہوئے ہر فرد جماعت کی گردن خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانے اور اس کا عرفان حاصل کروانے اور اس کی مخلوق سے حقیقی ہمدردی پیدا کرنے کی کہ آپ ہمیشہ جماعت کی اس نہج پر تربیت فرماتے رہے۔ اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:

''مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ **خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔** عام طور پر تکبر دنیا میں پھیلا ہوا ہے علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ ان کو اصلاح نفس سے کوئی کام ہی نہیں رہا۔ ان کی غرض و غایت صرف جسم تک محدود ہے اس لئے ان کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اور ہی قسم کی ہیں ......جن کا چشمہ نبوت سے پتہ نہیں چلتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے جس میں روحانیت کا کوئی نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اب بالکل خالی ہے۔.......... پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے''۔

اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ: ''شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں''۔

(تقریر حضرت مسیح موعود بر موقع جلسہ سالانہ 29 / دسمبر 1904ء بحوالہ ملفوظات جلد چہارم صفحہ 197 تا 214 جدید ایڈیشن)

آپ فرماتے ہیں: ''دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی؟ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اُٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکّی بات ہے کہ وہ یقینی ہے، ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے(۔)(البقرۃ : 133) ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اسی کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے۔ اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہئے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 68۔ جدید ایڈیشن)

پس جیسا کہ فرمایا جماعت کا فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف توجہ کرو وہ حقیقی اصلاح کیا ہے؟ حقیقی اصلاح وہ ہے جس کا آنحضرت ﷺ نے ہمیں طریق بتایا ہے اور اس میں ایک تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے جیسا کہ پہلے ہی بتایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ خالص ہو کر اس کی عبادت کی جائے اس کے احکامات پر عمل کیا جائے اس کی توحید کو قائم کیا جائے یہ نہیں ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کہہ کر دنیا کو تو کوئی پیغام دے رہے ہوں کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے اور ہم بڑے زور سے پکار پکار کر دنیا کو کہتے ہیں کہ اللہ ایک ہے۔ اگر تم اپنی اور نسلوں کی بقا چاہتے ہو تو اس ایک خدا کی طرف لوٹو اس کی عبادت کرو جو تمہارا بھی رب ہے لیکن ہمارے اپنے دلوں میں کئی بُت قائم ہوئے ہوئے ہوں، ہمارے عمل اس کے اُلٹ ہوں، پانچ وقت نمازوں میں ہم سستی دکھا رہے ہوں، اس کی صفات پر ہمیں مکمل یقین نہ ہو۔ ایک طرف تو ہم یہ کہہ رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے اور دوسری طرف ہمارے سے ایسی حرکات سرزد ہو رہی ہوں جیسے خدا تعالیٰ کو ان کا علم ہی نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی صفات پر یقین پیدا ہو جائے گا تو خدا تعالیٰ کی محبت اور حقیقی اطاعت تو خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ پھر یاد رکھیں حقوق العباد بھی بہت اہم ہیں۔ تمہارے دل میں اپنے بھائیوں کے متعلق کسی بھی قسم کا تکبر کا خیال پیدا نہیں ہونا چاہئے بلکہ آپ نے فرمایا ہے کہ تمہارا سینہ دشمن کے لئے بھی صاف ہونا چاہئے۔ کبھی ان کے حقوق غصب کرنے اور ان سے خیانت کرنے کے بارہ میں بھی تمہارے دل میں خیال پیدا نہ ہو اور کبھی تم اپنے بھائیوں پر ادنیٰ سا ظلم کرنے والے بھی نہ ٹھہرو۔

گزشتہ ایک سال میں مَیں نے بساط کے مطابق ان بنیادی اخلاق کے بارہ میں اتنی کھل کر تفصیلاً توجہ دلانے کی کوشش کی ہے اور جس نے بھی ان خطبات کو سنا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ اور اس کے رسول اور حقوق العباد کے کیا طریق ہیں۔ قرآن و حدیث سے بہت کھل کر طریق بتائے گئے ہیں۔ اب میں پھر کہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے درد دل کو محسوس کریں۔ اپنے آپ میں محبت کی فضا پیدا کریں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ کریں تا کہ آسمان میں پاکبازوں میں شمار ہوں اور خاتمہ بالخیر کیلئے کوشش کرنے والوں میں شمار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دوسرے کی خاطر قربانیاں کرنے کی توفیق دے اور اُن لوگوں میں شمار ہونے کی توفیق دے جو منعم علیہ گروہ ہیں ورنہ ہمارا شمار اُن لوگوں میں ہوگا جو منہ سے تو ﴿صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ﴾ کہہ رہے ہوتے ہیں مگر دل سے یہ سمجھتے ہیں کہ نہ ہم ان میں شمار ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ہمیں ان میں شمار ہونے کی ضرورت ہے یا خواہش ہے۔ انسان کو موت کو بھی ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ موت کا خیال رہے تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بھی خیال رہے گا۔ اس لئے روزانہ اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی اُسی وقت قائم ہوں گے، اُسی وقت قابل قبول ہوں گے جب بندوں کے حقوق بھی ساتھ ادا ہو رہے ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: ''ہر **شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اُس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔** حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا، تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا۔ اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اُس کی کوئی ہمدردی نہ کی اُس کی ہمدردی میری ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا! ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اُس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اُس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اُس کو تو کوئی تکلیف اُس نے نہیں دی۔ مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حُسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے

کہ کوئی اُس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اُس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ **میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔** جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اُس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215، 216 جدید ایڈیشن)

آپ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں مَیں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے'' بزرگ آدمی جو کہ آگ پرست تھا ''جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ مَیں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اُس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ تو اُس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو مَیں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اُس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو اُن دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں مَیں نے بہت خرچ کیا تھا کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ وخیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تُو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعل اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبر گیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 216۔ جدید ایڈیشن)

اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور اُسے ہی ہم اعلیٰ اخلاق کا انسان کہہ سکتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی کا جذبہ بہت زیادہ پایا جاتا ہو اور حضرت اقدس مسیح موعود نے تو اس ہمدردی کے دائرے کو بہت وسیع کر دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ کوئی ہو۔ جو تم سے بُرائی کرتا ہے اگر اُس کو بھی کبھی تمہاری ہمدردی اور مدد کی ضرورت ہے تو اُس سے بھی ہمدردی کرو۔ بلکہ اُس کا تمہارے ساتھ بُرائی کرنا تمہاری ہمدردی کا تقاضا کرتا ہے۔ اُس سے اُس کی یہ بُرائی دیکھ کر تمہارے دل میں تڑپ پیدا ہو، اُس کے لئے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور اُس ہمدردی کے جذبہ کے تحت تم اُس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرو کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے پتہ نہیں کس وجہ سے اُس کو میرے خلاف غصہ اور بغض اور کینہ ہے جس کی آگ میں یہ بیچارہ جل رہا ہے۔ اس کو اس کی اس تکلیف سے بچا لے اور تسکین قلب عطا فرما۔ اس کو عقل دے اور سمجھ دے اور اس کی نسلوں کو بھی ان برائیوں سے اور ان برائیوں کے اثرات سے محفوظ رکھ۔ جب تم اس طرح دوسرے کے لئے دعا کرو گے اُس کی تکلیف کا احساس کر رہے ہوگے تو حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تب ہی کہا جا سکتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کر رہے ہو جس پر ایک مومن کو چلنا چاہئے یعنی ﴿......﴾ (النحل:۹۱)

پہلی بات تو یہ ہے کہ تم ہمیشہ عدل و انصاف کو ملحوظ رکھو کیونکہ یہ نیکی ہے۔ اور جو کوئی تم سے نیکی کرے تم بھی اُس کے ساتھ نیکی کرو۔ اور پھر یہ یاد رکھو کہ مومن کا قدم ایک جگہ کھڑا نہیں ہوتا بلکہ آگے بڑھتا ہے اور جتنا جتنا تم نیکیوں میں ترقی کرتے جاؤ گے اُتنا اُتنا ایمان میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ''پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اُس سے بھی بڑھ کر اُس سے سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلا دے۔ مگر اِن سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے۔ جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے''۔

فرمایا: ''پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اُسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے کیونکہ جب کوئی شے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اُس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 217 جدید ایڈیشن)

تو حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ سنو اور یاد رکھو کہ میرے آنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایک ایسی جماعت قائم کروں جو صرف دنیا پر ہی نہ ٹوٹی پڑتی ہو بلکہ اُس کو آخرت کی بھی فکر ہو۔ اُس کو یہ بھی فکر ہو کہ ہم نے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اور ہمارے اعمال ایسے ہوں کہ جو خاتمہ بالخیر کی طرف لے جانے والے ہوں۔ اور جب ہم اللہ کے حضور حاضر ہوں تو خالی ہاتھ نہ ہوں۔ فرمایا کہ اعمال کو سجانے کے لئے دو باتوں کا خیال رکھو اگر ان کے مطابق تم نے عمل کر لئے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بندوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ اور وہ باتیں کیا ہیں؟ حقوق اللہ یعنی اللہ کی عبادت کرنا اُس کی وحدانیت کا اعلان کرنا، اُس کا خوف اور خشیت اپنے پر طاری رکھنا اور اُس کی رضا کے حصول کی کوشش کرنا۔ دوسری یہ کہ اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا اور معاشرے سے فساد کو ختم کرنا۔ اُس کا بھی آخری نتیجہ یہی نکلے گا کہ تم حقوق اللہ ادا کرنے والے ہوگے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوگے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کے بارے میں تم سنتے بھی ہو جانتے بھی ہو مگر پھر بھی تم کو عمل کرنے کی اس طرح توفیق نہیں ملتی جس طرح کہ ان کو بجا لانے کا حق ہے تو فرمایا کہ اس کے تین طریق ہیں۔ ایک تو یاد رکھو کہ ہر کام کو کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے کے لئے بھی محنت کرنی پڑتی ہے۔ دنیاوی امتحانوں کے لئے بھی ایک لمبا عرصہ تیاری کرتے ہو تو پھر کہیں جا کر کامیاب ہوتے ہو۔ اگر پھر کسی خاص شعبہ میں جانے کے لئے مطلوبہ نمبر یا گریڈ نہ ملیں تو پھر کوشش ہوتی ہے تاکہ گریڈ امپرو و (improve) ہو جائے۔ تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے بھی تمہیں کوشش کرنی ہوگی۔ پھر یہ تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا معاملہ ہے اس لئے صرف تمہاری تدبیروں اور کوششوں سے یہ مقام حاصل نہیں ہو جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہی یہ معیار تمہیں حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور اس کے لئے تمہیں خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنا ہوگا، اُس کے حضور گڑگڑانا ہوگا، اُس سے دعائیں مانگنی ہوں گی۔ اور جب تم کوشش کے ساتھ دعاؤں میں لگو گے تو تم ان لوگوں میں شامل ہونے والوں کی طرف قدم اُٹھانے والے ہوگے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ یہاں بھی شیطان تمہارے راستے میں روڑے اٹکاتا رہے گا، تمہیں ورغلاتا رہے گا۔ تو تدبیر اور دعا کے ساتھ یہ بھی کوشش کرو کہ تم صحبتِ صالحین سے فائدہ اُٹھاؤ۔ نیک مجالس اور نیک لوگوں میں بیٹھنے کی کوشش کرو جو تمہیں نیکیوں کی تلقین کرنے والے ہوں اور نیک اعمال بجا لانے والے ہوں۔ تو اس طرح تم نیکیوں کے معیار قائم کرتے چلے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوگے۔

یہ ارشادات جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا جن کا خلاصہ میں نے بیان کیا ہے یہ 1904ء میں آپ نے جلسہ سالانہ میں فرمائے تھے اور بڑے درد سے آپ نے جماعت کو انجام بخیر ہونے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ لیکن ٹھیک ایک سال کے بعد جیسا کہ میں نے پہلے ضمناً ذکر کیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو **فرمایا کہ جماعت کو بتا دو کہ نیکیوں پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور انجام بخیر حاصل کرنے کے لئے ایک اور ذریعہ بھی ہے جو تمہیں نیکیوں پر قائم رہنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ انتہائی اہم نسخہ ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے سامان بھی پیدا ہو رہے ہوں گے اور حقوق العباد ادا کرنے کے سامان بھی پیدا ہو رہے ہوں گے اور وہ ہے نظامِ وصیت۔** اس کی اہمیت کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں''۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308 مطبوعہ لندن)

پس آپ نے وصیت کا نظام جاری کرتے ہوئے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ یہ نظام خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ذریعہ ہے اور اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں خدا تعالیٰ سے خاص انعام ملے تو اس نظام میں شامل ہو جاؤ اور اس دروازے میں داخل ہو جاؤ۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ

''دنیا کے کام کسی نے نہ تو کبھی پورے کئے ہیں اور نہ ہی کرے گا۔ دنیا دار لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور کیوں جائیں گے۔ کون سمجھاوے جب کہ خدائے تعالیٰ نے نہ سمجھایا ہو۔ دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں مگر مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے بھی فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اُٹھاتا ہے ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے۔ موت کا ذرا اعتبار نہیں''۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر 9 صفحہ 72`73)

بعض لوگوں کی صرف دنیا کمانے اور نفس کی خواہشات کی طرف توجہ رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری اور دینی معاملات کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ آپ یہ فرما رہے ہیں کہ انسان یہ بھول جاتا ہے کہ موت کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔ اس لئے انجام بخیر ہونے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں رہتی۔

ایک جگہ آپ نے فرمایا: ''اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح

القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضبِ الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے۔ اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ''۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-308)

تو یہ وصیت کا جب نظام جاری فرمایا تو اُس وقت کا آپ کا یہ ارشاد ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں اتنی حیثیت ہے جتنی کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے اور پھر وہ اُسے نکال کر دیکھے کہ اُس پر کتنا پانی لگا ہوا ہے''۔ (ترمذی کتاب الزھد۔ باب ما جاء فی ھوان الدنیا علی اللّٰہ)

تو جب دنیا کی اتنی بھی حیثیت نہیں ہے تو ہمیں کس قدر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس چیز کے ہم پیچھے پڑے ہوئے ہیں اُس کی تو کوئی حیثیت نہیں اور جو اصل مقصود ہونا چاہئے اُس کی طرف توجہ ہی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہے جو انجام بخیر کی طرف لے جاتی ہے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود الوصیت میں فرماتے ہیں کہ:۔ ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم، صدق کا قدم ہے''۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پس حضرت مسیح موعود کے اس فرمان کے مطابق، آپ کے ارشادات کو سن کر، آپ کی خواہشات کو دیکھ کر جو شخص اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتا آپ فرماتے ہیں کہ اس میں نفاق پایا جاتا ہے کہ کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے۔ اور اگر کامل اطاعت گزار اور تمام باتوں کو دل سے تسلیم کرنے والا ہے تو وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف صدق سے قدم اُٹھانے والا ہے اور اس کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے والا ہے۔

پھر اسی رسالہ میں آپ نے خدا کے ایسے پسندیدہ اور کامل الایمان لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر بتایا کہ یہ حقیقت میں بہشتی لوگ ہوں گے۔ جب وصیت کا نظام شروع کیا اُس وقت 1905ء میں آپ نے یہ رسالہ لکھا تھا اور اس کو لکھنے کی وجہ یہ فرمائی تھی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ میرا وقت قریب ہے اور اب ایک تو نظام خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا۔ جو میرے بعد میرے کاموں کی تکمیل کرے گا۔ اور دوسرا اس سلسلہ کو چلانے کے لئے ایسے مخلصین جماعت میں پیدا ہوتے رہیں گے جن کا پہلے ذکر آ چکا ہے جو روحانیت کے بھی اعلیٰ معیار تک پہنچنے والے ہوں گے اور مالی قربانیوں کو بھی اعلیٰ معیار تک پہنچانے والے ہوں گے۔ اور ایسے مخلصین جو ہوں گے اُن کی انفرادیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بہشتی قرار دیا ہے اور اس وجہ سے اُن کا ایک علیحدہ قبرستان بھی ہوگا جہاں اُن کی تدفین ہوگی۔ اس لئے بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔

پس یہ وہ نظام ہے جو اس زمانے میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی یقین دہانی کرانے والا نظام ہے۔ یہ وہ نظام ہے جو دین کی خاطر قربانیاں دینے والی جماعت کا نظام ہے۔ اور یہ وہ جماعت ہے جو دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔ پس ہر احمدی ان باتوں کے سننے کے بعد غور کرے اور دیکھے کہ کس قدر فکر سے اور کوشش سے اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے جو حضرت مسیح موعود کے اس معیار کی شرائط کو پورا کر سکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہوا جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں اُن سے حصہ لینا چاہئے۔

آپ 1905ء میں فرماتے ہیں کہ:

''مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ مَیں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں''۔

پھر فرماتے ہیں کہ: ''مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اِس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین۔

اور پھر فرمایا کہ: ''میں تیسری دفعہ دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف اُن لوگوں کو اِس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین۔

فرمایا: ''اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ (۔) یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجا لانا ہوگا''۔

''پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے اُن مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض اُنہی لوگوں سے طلب کیا گیا ہے، نہ دوسروں سے''۔ ''ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا اعلائے کلمۂ (۔) اور اشاعتِ توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں''۔

''دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسبِ ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ (۔) اور (۔) احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا''۔

فرمایا: ''خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت (۔) کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں

گے۔اور ہرایک امر جو مصالح اشاعتِ (۔) میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔''

اب زمانہ ایسا آ رہا ہے جب کہ یہ باتیں ظاہر بھی ہونا شروع ہوگئی ہیں اُن باتوں کے علاوہ جو حضرت مسیح موعود نے درج کی ہیں۔ پتہ لگتا ہے کہ مزید کہاں کہاں خرچ کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ آپ نے فرمایا اشاعت (۔) کے ساتھ ساتھ خدمت انسانیت کے لئے بھی یہ خرچ ہو سکتے ہیں۔

پھر فرمایا: ''یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیوں کر ہوں گے اور ایسی جماعت کیوں کر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے''۔

تو آپ سے حضرت اقدس نے یہ توقع رکھی ہے کہ ایسی جماعت پیدا ہوگی اور ضرور پیدا ہوگی جو یہ مردانہ کام دکھائے اور اس جوش اور جذبے کے ساتھ نظام میں شامل ہو اور قربانیوں کی مثالیں قائم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی ہوگی۔

پھر فرمایا: ''تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف (۔) ہو''۔

اور پھر چوتھی شرط ہے جو اصل میں اس کا ضمنی نوٹ ہی ہے کہ: ''ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے''۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 316تا 320)

اس نظام کو قائم کئے 2005ء میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سَو سال ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ 1905ء میں آپ نے اسے جاری فرمایا تھا لیکن جیسا کہ متعدد جگہ حضرت اقدس مسیح موعود (۔) اس نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دے چکے ہیں۔ آپ نے جماعت پر حسن ظن فرمایا ہے کہ ایسے مومنین ملتے رہیں گے اور ضرور ملتے رہیں گے جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے والے ہوں گے اور روحانیت میں بھی ترقی کرنے والے ہوں گے۔ لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا، نہیں ہو رہے۔ جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد و شمار بھی رکھوں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے۔ وہ اعداد و شمار یہ ہیں کہ آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لے کر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سَو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تاکہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں۔ تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

پھر بہت سے لوگوں کی طرف سے یہ تجویزیں بھی آئی ہیں کہ 2008ء میں خلافت کو بھی سَو سال پورے ہو جائیں گے اس وقت خلافت کی بھی سَو سالہ جوبلی منانی چاہئے تو بہرحال وہ تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں، رپورٹس دیں گے تو پتہ لگے گا۔ لیکن میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سَو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہند ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔ اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سَو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی اور اس میں جیسا حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے ایسے لوگ شامل ہونے چاہئیں جو انجام بالخیر کی فکر کرنے والے اور عبادات بجالانے والے ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اس لئے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ صف دوم جو ہے اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ کیونکہ ستر پچھتر سال کی عمر میں پہنچ کر جب قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہوں تو اُس وقت وصیت تو بچا کھچا ہی ہے جو پیش کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ احمدی نوجوان بھی اور خواتین بھی اس میں بھرپور کوشش کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو خاص طور پر مَیں کہہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس عظیم انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ دنیاوی لحاظ سے بھی اگر اس نظام کی اہمیت کا اندازہ لگانا ہے تو آج سے ساٹھ سال پہلے حضرت مصلح موعود نے ایک تقریر فرمائی جلسے کے موقع پر 'نظام نو' کے نام سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اُسے پڑھیں تو آپ کو اندازہ ہو کہ آج کل دنیا کے ازموں اور مختلف نظاموں کے جو نعرے لگائے جا رہے ہیں وہ سب کھوکھلے ہیں اور اگر اس زمانے میں کوئی انقلابی نظام ہے جو دنیا کی تسکین کا باعث بن سکتا ہے، جو روح کی تسکین کا باعث بن سکتا ہے، جو انسانیت کی خدمت کرنے کا دعویٰ حقیقت میں کر سکتا ہے تو وہ حضرت اقدس مسیح موعود کا پیش کردہ نظام وصیت ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس نظام کی قدر نہ کرنے والوں کو انذار بھی بہت فرمایا ہے، ڈرایا بھی بہت ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ''بلاشبہ اُس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... (العنکبوت:2-3) کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی اُن کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لئے اب بھی اُس نے ایسا ہی کیا''۔

(الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20۔صفحہ 327، 328)

فرمایا: ''یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اُس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اِس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش مَیں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو! کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! مَیں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ (۔)''۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 328، 329)

پس غور کریں، فکر کریں۔ جو سستیاں، کوتاہیاں ہو چکی ہیں اُن پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظامِ وصیت میں شامل ہو جائیں۔ اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3، 10 دسمبر 2004ء)

برفی کے چند ٹکڑے

ایک افریقن عمری عبیدی صاحب تعلیم حاصل کرنے کے لئے ربوہ آئے۔ غیر ملکی تھے۔ تمدن کا فرق تھا۔ زبان کی دقت بھی تھی۔ مگر کوئی چیز ان کے حصول علم کے شوق اور ان کے جذبہ ایمان کو ماند نہیں کر سکتی تھی۔ ایک دفعہ اپنے ایک ہم جماعت سے کہنے لگے کہ میرا افلاں مضمون کمزور ہے وہ مجھے پڑھا دو مگر شرط یہ ہے کہ اس وقت پڑھاؤ جو میں مقرر کروں۔ چنانچہ دو طالب علموں کے درمیان فجر کی نماز سے پہلے کا وقت طے ہوا۔ ہمارے وہ دوست بیان کرتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز کے وقت بیٹھا کرتے۔ ربوہ میں بجلی نہیں تھی۔ تیل کا ایک لیمپ جلایا جاتا جس کی روشنی میں ہم پڑھتے۔ اسی لیمپ کے اوپر ایک چھوٹے سے برتن میں عمری عبیدی چائے کا پانی رکھ دیتے اور چائے تیار ہونے پر ہم دونوں ایک ایک پیالی پی لیتے۔ عمری عبیدی نے برفی کے چند ٹکڑے رکھے ہوئے تھے۔ جس میں سے دو ایک ٹکڑے وہ کھاتے اور کچھ مجھے بھی پیش کرتے۔ ایک اور دوست نے عمری عبیدی سے کہا کہ آپ یہ تکلف کیوں کرتے ہیں، اس کی ضرورت نہیں۔ عمری عبیدی نے جو بات سنائی اسے سن کر یقیناً رات کے پچھلے پہر سماء دنیا پر اترے ہوئے فرشتے بھی جھوم اٹھے ہوں گے۔ عمری عبیدی نے کہا بھئی یہ تکلف نہیں یہ میری مجبوری ہے میں اس چائے کی پیالی اور برفی پر روزہ رکھا کرتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے مجھے اپنے ملک جا کر خدمت دین کرنی ہے اور مجھے ہر وقت کتابوں کی ضرورت ہو گی۔ میرے وظیفہ میں سے اتنی رقم پس انداز نہیں ہو سکتی کہ میں کتابیں خریدوں۔ چنانچہ میں نے یہ دستور بنا لیا ہے کہ اس وقت روزہ رکھ لیتا ہوں اور شام کو پیٹ بھر کر کھانا کھا لیتا ہوں اور یوں ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کی رقم بچ جاتی ہے جسے پس انداز کر کے میں کتابیں خرید سکتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 25 جنوری 1984ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ربوہ)

مسل نمبر **41495** میں روحی یاسمین زوجہ محمد کریم ناصر قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 790-73 گرام مالیتی -/55350 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ س وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ روحی یاسمین گواہ شدنمبر 1 وجاہت محمود وصیت نمبر 34424 گواہ شدنمبر 2 چوہدری شفاعت محمود وصیت نمبر 35061

مسل نمبر **41496** میں مرزا طاہر وسیم الدین ولد لطیف احمد پیر کوٹی قوم مغل چغتائی پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ترکہ والد صاحب مکان 10 مرلہ واقع ناصر آباد شرقی جس کے ورثاء والدہ صاحبہ 3 بھائیوں 2 بہنیں ہیں۔2۔ترکہ والد صاحب پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع نصرت آباد جس کے ورثاء مندرجہ بالا ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مرزا طاہر وسیم الدین گواہ شدنمبر 1 مرزا طاہر نعیم الدین وصیت نمبر 34545 گواہ شدنمبر 2 انیس احمد ندیم مربی سلسلہ وصیت نمبر 35203

مسل نمبر **41497** میں حافظ عمر حیات ولد ظفر اللہ خاں قوم چٹھہ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔مکان برقبہ 5 مرلہ دارالفتوح شرقی مالیتی اندازاً -/600000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حافظ عمر حیات گواہ شدنمبر 1 چوہدری نصیر احمد ولد چوہدری محمد دین مرحوم دارالفتوح شرقی ربوہ گواہ شدنمبر 2 مبارک احمد شاہد وصیت نمبر 32683

مسل نمبر **41498** میں آمنہ بی بی بیوہ حافظ غلام محمد تاج مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-3-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1300 روپے ماہوار بصورت پینشن خاوند مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ آمنہ بی بی گواہ شدنمبر 1 منظور احمد ولد جان محمد نصرت آباد ربوہ گواہ شدنمبر 2 ریاض احمد ولد فضل حسین نصرت آباد ربوہ

مسل نمبر **41499** میں رشیدہ بیگم بیوہ رفیع الدین بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر -/250 روپے۔2۔طلائی زیور 9 تولے مالیتی -/63000 روپے۔3۔نقد رقم -/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/333+500 روپے ماہوار بصورت پینشن +جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رشیدہ بیگم گواہ شدنمبر 1 طاہر منصور بٹ ولد محمد اسحق بٹ نصیر آباد سلطان گواہ شدنمبر 2 رشید احمد عاصم ولد چوہدری محبوب احمد نصیر آباد سلطان

مسل نمبر **41500** میں دلشاد بیگم زوجہ نسیم احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔2۔طلائی کانٹے -/5500 روپے۔3۔گائے ایک عدد -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ دلشاد بیگم گواہ شدنمبر 1 محمد نسیم بجہ ولد محمد شفیع نصیر آباد سلطان ربوہ گواہ شدنمبر 2 رشید احمد عاصم نصیر آباد سلطان ربوہ

نمبر **41501** میں رفعت رانا زوجہ رانا محمد یحییٰ قوم رانا پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی نمبر 2 ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 8 تولے اندازاً مالیتی -/64000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رفعت رانا گواہ شد نمبر 1 رانا محمد یحییٰ خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 شیخ عبدالرافع مقرب ولد محمد عبداللہ مقرب دارالصدر جنوبی ربوہ

مسل نمبر **41502** میں آسیہ شمیم بنت ہدایت اللہ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ آسیہ شمیم گواہ شدنمبر 1 انصر اقبال مغل ولد ہدایت اللہ مغل نصیر آباد سلطان ربوہ گواہ شدنمبر 2 رشید احمد عاصم نصیر آباد سلطان ربوہ

مسل نمبر **41503** میں فرحت جبین بنت شیخ فاروق احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فرحت جبین گواہ شدنمبر 1 شیخ فاروق احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد عاصم نصیر آباد سلطان ربوہ

مسل نمبر **41504** میں سعید احمد میرزا ولد میرزا خدا بخش قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ساڑھے انسٹھ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-8-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔آبائی گھر واقع گجرات شہر مالیتی -/1000000 روپے میں 2/13 حصہ۔2۔کار ایک عدد مالیتی -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سعید احمد میرزا گواہ شدنمبر 1 مرزا یوسف مرتضےٰ ولد مرزا رشید احمد لاہور گواہ شدنمبر 2 نعمت اللہ قریشی ولد عطاء اللہ قریشی لاہور

مسل نمبر **41505** میں اظہر نور ولد نور محمد صدر مرحوم قوم شیخ پیشہ پینشنر عمر 52 سال بیعت 1982ء ساکن فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔نقد رقم بوقت پینشن ملی -/350000 روپے۔2۔موٹر سائیکل مالیتی -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2300 روپے ماہوار بصورت پینشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اظہر نور گواہ شدنمبر 1 راشدہ کوثر وصیت نمبر 19806 گواہ شدنمبر 2 سفیر احمد وصیت نمبر 26561

مسل نمبر **41506** میں اسد اقبال ولد شیخ محمد سلیم قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تاجپورہ سکیم لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اسد اقبال گواہ شدنمبر 1 محمد انوار الحق ولد محمد عبدالحق مجاہد امرتسری لاہور گواہ شد نمبر 2 راغب ضیاء الحق ولد نور الحق مظہر لاہور

مسل نمبر **41507** میں امان اللہ بلوچ ولد حافظ عبدالخالق قوم سہرانی بلوچ پیشہ معلم عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3618 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد امان اللہ بلوچ گواہ شدنمبر 1 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400 گواہ شدنمبر 2 نعیم اکرم طاہر باجوہ وصیت نمبر 28245

مسل نمبر **41508** میں عروج نصیر ملک زوجہ شیخ عثمان کریم الدین قوم ملک پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔2۔طلائی زیور 50 تولہ مالیتی تقریباً -/500000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/8600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عروج نصیر ملک گواہ شدنمبر 1 شیخ عثمان کریم الدین خاوند موصیہ وصیت نمبر 30985 گواہ شدنمبر 2 شیخ کریم الدین وصیت نمبر 31860

سانحہ ارتحال

مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلّہ دارالنصر غربی منعم لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بھاوجہ مکرمہ نزہت نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم الرحمٰن صاحب دارالنصر غربی منعم مورخہ 7-8 فروری 2005ء کی درمیانی رات فضل عمر ہسپتال میں بعمر 48 سال بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں۔ 9 فروری کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ محترم طاہر محمود خاں صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی ہمشیرہ تھیں نہایت نیک اور دعا گو ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

نکاح و تقریب شادی

محترمہ رابعہ کنول صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یونس صاحب ناظم انصاراللہ ضلع خانیوال آف چوپڑ ہٹہ ضلع خانیوال کے نکاح کا اعلان مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب آف ظہور آباد خانیوال شہر کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 4 فروری 2005ء کو مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی ضلع خانیوال نے بمقام چوپڑ ہٹہ ضلع خانیوال میں کیا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی جس میں محترم امیر صاحب ضلع اور جماعت کے دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔ اگلے دن محترم ماسٹر محمود احمد صاحب کے ہاں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ محترمہ رابعہ کنول صاحبہ اور محترم طاہر محمود صاحب مکرم چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم آف چوپڑ ہٹہ ضلع خانیوال کی پوتی اور پوتا ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد اقبال قمر صاحب محاسب حلقہ گلبرگ لاہور لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم شاہد احمد صاحب اور بھتیجی نازیہ احمد صاحبہ مقیم ہمبرگ جرمنی کو مورخہ 6 جنوری 2005ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ملیحہ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم گلزار احمد صاحب جرمنی کی نواسی اور محترم میاں نبی بخش صاحب آف بھوئے وال ضلع امرتسر رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی نیک قسمت، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ آمین

خبریں

اراکین پارلیمنٹ کی تنخواہوں میں پندرہ فیصد اضافہ وفاقی حکومت نے اراکین پارلیمنٹ کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جو یکم جولائی 2004ء سے نافذ ہوگا۔ 8 ماہ کے واجبات بھی ملیں گے۔ ایم این اے اور سینیٹر کی تنخواہ 2250 روپے اضافہ کے ساتھ 17500 روپے ہوگی۔ الاؤنسز اور دیگر مراعات اس کے علاوہ ہیں۔

سری نگر مظفر آباد بس سروس پاکستان اور بھارت اس سال 7۔اپریل سے مظفر آباد سری نگر بس سروس شروع کرنے پر راضی ہوگئے ہیں۔ اسی طرح لاہور، امرتسر اور ننکانہ صاحب بس سروس کے اجراء پر بھی اتفاق ہوگیا ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ نٹور سنگھ نے صدر مشرف، وزیراعظم شوکت عزیز اور خورشید قصوری سے الگ الگ ملاقات کی۔ کشمیر، دوطرفہ تعلقات اور متنازع امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ کراچی اور ممبئی میں قونصل خانوں کے قیام پر بھی گفتگو ہوئی۔ میزائل تجربات کی پیشگی اطلاع، کوسٹ گارڈز، میری ٹائم سیکورٹی اور منشیات کے خاتمہ کے حوالہ سے سمجھوتوں کو حتمی شکل دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ موناباؤ کھوکھراپار ریل اور سیاچن کا معاملہ بھی زیر بحث آیا دونوں ممالک گرفتار شہریوں کی رہائی اور روایتی اعتماد کی بحالی کے لئے اقدامات بھی کریں گے۔

جمہوریت کی طرف پیش رفت امریکہ نے ایک بار پھر دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں پاکستان کے کردار کی تعریف کی ہے وائٹ ہاؤس کے ترجمان سکاٹ میکلن نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ صدر جنرل پرویز مشرف جمہوریت کی طرف مثبت پیش رفت کر رہے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی کوششوں اور قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پاکستان امریکہ کا قریبی اتحادی ہے۔

میزائلوں سے حملہ ایران کے شہر ویلام میں ایک نامعلوم طیارے کے ذریعے میزائل حملہ کیا گیا۔ ایرانی ٹی وی کے مطابق ویلام میں ایران کا ایٹمی ری ایکٹر پلانٹ ہے۔ ایٹمی تنصیبات کے قریب امریکہ کے جاسوس طیارے پرواز کرتے دیکھے گئے ہیں۔ ایران نے کہا ہے کہ امریکی جاسوسی طیاروں کو مار گرائیں گے۔

پاکستان ملائیشیا تعاون پاکستان اور ملائیشیا نے تعلیم سیاحت، انفارمیشن ٹیکنالوجی، کلچر سمیت دیگر اہم شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا ہے جبکہ ملائیشیا کے وزیراعظم احمد بداوی نے صدر مشرف کے روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے نظریہ کی حمایت کی ہے۔ وزیراعظم ہاؤس میں ملائیشیا کے وزیراعظم عبداللہ حاجی احمد بداوی نے وزیراعظم شوکت عزیز سے ملاقات کی جس میں دوطرفہ تعلقات کو فروغ دینے پر بات چیت ہوئی۔

مسئلہ کشمیر کا حل برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے کہا ہے کہ دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے مسئلہ کشمیر کا حل ضروری ہے۔ یورپی ممالک دنیا کو آگ میں سلگتے نہیں دیکھنا چاہتے۔ کشمیر کا تنازع حل ہونے سے پاک بھارت دفاعی اخراجات بھی کم ہوں گے۔ پاک بھارت ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کا مسئلہ بھی اہم ہے۔

تعلیمی بورڈ فیصل آباد کے امتحانات تعلیمی بورڈ فیصل آباد نے جماعت نہم دہم کے امتحانات کی ڈیٹ شیٹ جاری کر دی ہے نہم کلاس کے پرچہ جات 19 مارچ سے 28 مارچ تک ہونگے۔ دونوں کلاسوں کے عملی امتحانات 31 مارچ سے 15۔اپریل تک جاری رہیں گے۔

انسانی حقوق انسانی حقوق کی عالمی تنظیم انٹرنیشنل فیڈریشن فار ہیومن رائٹس نے پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال پر عدم اطمینان ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشرف حکومت کی پالیسی دورخی ہے۔ بعض مثبت اقدامات کے باوجود صورتحال بہتر نہیں ہوئی۔ مشرف حکومت نے وعدوں کے باوجود توہین رسالت، حدود کے قوانین، قصاص و دیت آرڈیننسوں کو عالمی انسانی حقوق سے ہم آہنگ نہیں کیا۔ یہ قوانین شدت پسند مذہبی گروپوں کے دباؤ پر بنائے گئے تھے جن سے اقلیتوں اور خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ صحافیوں کو خوفزدہ کرنے والے مذہبی انتہا پسندوں کو کھلی چھٹی دی گئی۔

چینی کے بحران کی روک تھام حکومت نے ملک میں چینی کے بحران کی روک تھام کیلئے مستقل بنیادوں پر نیشنل شوگر پالیسی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت ملک میں گنے اور چینی کی پیداوار، کھپت اور سٹاک کے بارے میں ڈیٹا بیس بنایا جائے گا۔ جو ہفتہ وار اعداد و شمار جاری کرے گا۔

عراق میں 20 ہلاک عراق میں حملوں اور جھڑپوں کے دوران تین امریکی فوجیوں سمیت 17۔افراد ہلاک ہوگئے۔ عراق کے متوقع وزیراعظم ابراہیم الجعفری نے کہا ہے کہ ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔

تعطیل

9 محرم الحرام 1426 ہجری بمطابق 19 فروری 2005ء کو سرکاری تعطیل ہونے کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع و غروب 18۔فروری 2005ء	
طلوع فجر	5:23
طلوع آفتاب	6:46
زوال آفتاب	12:23
وقت عصر	4:18
غروب آفتاب	5:59
وقت عشاء	7:22

تریاق مثانہ
کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 04524-212434 فیکس: 213966

صرف پرانے پیچیدہ ضدی امراض بالخصوص
ہومیوڈاکٹر پروفیسر
شوگر کا علاج محمد اسلم سجاد
31/55 دارالعلوم شرقی ربوہ فون: 212694

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق نزد مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ربوہ و گردونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید و فروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی کھی، ریلوے روڈ، ربوہ
فون آفس: 214220 فون رہائش: 213213

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا، اصفہان، شجرکار، دیجی مجلی ڈائزہ، کوکیشن افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
احمد مقبول کارپٹس
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

C.P.L29